عبد اللہ حسین اور ان کا ناول اداس نسلیں

عبد اللہ حسین 14 اگست 1931ء کو راولپنڈی (پاکستان) میں پیدا ہوئے۔ ان کا اصل نام محمد خان تھا۔ والد سرکاری ملازمت میں تھے اس وجہ سے انہیں ملک کے مختلف علاقوں میں منتقل ہونا پڑا۔ وہ راولپنڈی کے علاوہ فیروزپور اور جھنگ جیسے شہروں میں بھی رہے۔ عبد اللہ حسین کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہی ہوئی تھی۔ انہوں نے پرائمری کی تعلیم سناتن دھرم اسکول میں حاصل کی جو 1960ء کے بعد مدرسۃ البنات کہلایا اور 1946ء میں گجرات (پاکستان) کے اسلامیہ ہائی اسکول سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ 1952ء میں انہوں نے زمیندار کالج، گجرات سے بی ایس سی کیا۔ عبد اللہ حسین جب تعلیمی مراحل میں تھے اور گریجویشن کے لیے کالج میں گئے تھے تو وہاں انگریزی زبان سے ہی زیادہ واسطہ پڑتا تھا چاہے وہ تاریخ ہو، جغرافیہ ہو یا اکنامکس۔ انگریزی ذریعہ تعلیم ہونے کی وجہ سے ان کو اس زبان پر دسترس حاصل ہو گئی۔ اسی زمانے میں انہوں نے کئی انگریزی ناول پڑھے پھر دیگر یورپی ادب کا انگریزی ترجمہ پڑھا۔ روسی اور فرانسیسی ناول پڑھے۔ انہوں نے اپنے ناولوں اور افسانوں کے ترجمے خود کیے اور براہِ راست انگریزی میں بھی ان کی تحریریں شائع ہوتی رہیں۔ عبد اللہ حسین کی شادی ڈاکٹر فرحت آرا سے 1963ء میں ہوئی، جن سے ایک بیٹا علی خان اور ایک بیٹی نور فاطمہ ہیں۔

ان کے گھریلو حالات بہت اچھے نہیں تھے اس وجہ سے وہ اس ملک میں آگے کی تعلیم جاری نہ رکھ سکے اور ضلع جہلم میں واقع ڈالمیا سیمنٹ فیکٹری اور نیشنل فیکٹری میں بطور اپرینٹس کیمسٹ ملازمت اختیار کر لی۔ اس کے بعد انہوں نے پاکستان، انگلینڈ، لیبیا وغیرہ میں کئی جگہ تھوڑے تھوڑے عرصے تک ملازمت کی۔ پھر ان کی بیوی کو لیبیا کی ایک کمپنی میں ملازمت مل گئی۔ اسی طرح بھاگ دوڑ میں ہی زندگی گزری۔

عبد اللہ حسین نے جب اپنے لیے کوئی قلمی نام اختیار کرنا چاہا تو انہیں خود اپنا نام محمد خان پسند نہیں آیا صرف اس لیے کے کرنل محمد خان وہاں پہلے سے وہاں موجود تھے۔ انھیں سیمنٹ فیکٹری کا ہم منصب "طاہر عبد اللہ حسین" کا نام اچھا لگا اور انہوں نے "عبد اللہ حسین" بطورِ قلمی نام اختیار کر لیا۔

عبد اللہ حسین نے اپنی ادبی زندگی کی شروعات کہانی لکھنے سے کی تھی اور باقاعدہ اشاعتی سلسلہ رسالہ سویرا لاہور میں شائع ہونے والی کہانی ندی سے ہوتا ہے۔ ندی کی اشاعت کے ایک برس بعد اسی رسالے میں ان کی تین کہانیاں سمندر، جلاوطن اور پھول کا بدن شائع ہوئیں۔

1956ء میں والد کے انتقال سے عبد اللہ حسین کو شدید ذہنی جھٹکا لگا۔ نروس بریک ڈاؤن کا شکار ہوئے۔ انہوں نے کہا تھا:

1956”ء میں والد فوت ہوئے، پھر میں بیمار ہو گیا، اسپتال میں رہا۔ جب میں ٹھیک ہو گیا تو میں نے مئی میں یہ ناول (اداس نسلیں) لکھنا شروع کیا۔“

"اداس نسلیں" لکھنے کے لیے عبد اللہ حسین نے مواد کے حصول کا کام جون 1956ء سے ہی شروع کر دیا تھا۔ وہ پانچ سال تک اس پر محنت کرتے رہے اور مئی 1961ء میں یہ پایۂ تکمیل کو پہنچا لیکن اس کی اشاعت 1963ء میں عمل میں آئی۔ اس ناول میں تین نسلوں کے کوائف بیان کیے گئے ہیں۔ اداس نسلیں کا موضوع برطانوی ہندوستان ہے۔ یہ ناول اپنے اندر ایک عہد کی تاریخ سموئے ہوئے ہے۔ ناول کے واقعات کی ابتدا 1857ء کی جنگ آزادی سے ہوتی ہے اور اختتام قیام پاکستان پر ہوتا ہے۔ ناول میں 1857ء کی جنگ آزادی، جاگیردارانہ ذہنیت کا پھیلاؤ، کانگریس کی سیاست، آل انڈیا مسلم لیگ کی جدوجہد، جلیانوالہ باغ قتل عام، مسلم تشخص کا احساس، دوسری جنگ عظیم اور اس کے ہندوستان پر اثرات، ہندوستان میں آزادی کی جدوجہد، تقسیم ہند کے فسادات اور قیام پاکستان کے واقعات کو خاص کر اجاگر کیا گیا ہے۔

اس ناول کے پلاٹ اور مرکزی خیال کے بارے میں ان کا کہنا تھا:

”اس کا جو پلاٹ ہے، مرکزی پلاٹ، وہ شروع سے آخر تک ایک ہی دفعہ ذہن میں آیا تھا۔ جب لکھنا شروع کیا تھا اس وقت یہ میرے لیے اتنی اہم نہ تھی، پھر میں نے باقاعدہ اس بارے میں پڑھنا شروع کیا۔ کتابیں پڑھیں، لوگوں سے ملا، شروع کے کئی باب لکھنے کے بعد کی بات ہے بلکہ میرا خیال ہے کہ پہلی جنگ عظیم جہاں سے شروع ہوتی ہے وہاں تک لکھنے کے بعد کی بات ہے۔ میں نے باقاعدہ تاریخ پڑھی، اپنے عہد کی تاریخ، جنگ کے سلسلے میں بڑے دور دور کے گاؤں میں جا کر پرانے سپاہیوں سے ملا۔‘

یونیسکو نے اداس نسلیں کو انگریزی ترجمے کے لیے منتخب کیا۔ برطانیہ میں اپنے دورانِ قیام عبد اللہ حسین نے اداس نسلیں کا انگریزی ترجمہ The Weary Generations کے نام سے کیا تھا۔ اس کی اشاعت سے انگریزی حلقوں میں بھی اس کی خوب پزیرائی ہوئی۔ ہندوستان میں ہارپر کولنز اور پاکستان میں سنگ میل پبلی کیشنز نے اسے چھاپا۔ عبد اللہ حسین کی اصل پہچان ان کے پہلے ناول اداس نسلیں سے ہے جس کے اب تک پچاس سے زائد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ بلاشبہ یہ ناول عالمی ادب کے معیار پر پورا اترتا ہے۔

عبد اللہ حسین کو ان کے کلاسیک ناول اداس نسلیں پر 1963ء میں آدم جی ادبی انعام اور اکادمی ادبیات پاکستان نے آپ کی ادبی خدمات کے صلے میں کمال فن ادب انعام 2012ء میں دیا۔

دنیائے ادب کے لافانی ناول نگار عبد اللہ حسین 84 سال کی عمر میں 4 جولائی 2015ء کو خون کے کینسر میں مبتلا ہو کر لاہور، پاکستان میں انتقال کر گئے۔